دجال کے تعاقب میں

دشمنان حدیث بہرے گونگے اور اندھے ہیں،کان ہیں مگر حق سننے کی صلاحیت سے محروم،آنکھیں ہیں مگر حق کو دیکھ نہیں پاتے،،زبان رکھتے ہیں مگر حق کہنے سے قاصر ہیں، ان کے محمد ہادی صاحب نے'' دجال کے کارنامے'' کے عنوان سے پمفلٹ لکھا ہے۔موصوف نے دجال کے بارہ میں وارداحادیث کاانکار کیا ہے اور چند بے تکے اعتراضات کی بناپر امت کے اجماعی عقیدے کوٹھکرادیا ہے۔ان اعتراضات کی علمی حیثیت کیا ہے؟اس کا جائزہ ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

اس سلسلے میں موصوف نے سب سے پہلے صحیح مسلم کی ایک روایت کوتختۂ مشق بنایا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں حدیث لائے ہیں:

حدثني عمرو الناقد والحسن الحلواني وعبد بن حميد وألفاظهم متقاربة، والسياق لعبد، قال: حدثني، وقال الآخرآن: حدثنا يعقوب، وهو ابن ابراهيم بن سعد، حدثنا أبي عن صالح، عن ابن شهاب، أخبرني عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبه ان ابا سعيد الخدرى قال «حدثنارسول الله ﷺ :يوما حديثاطويلا عن الدجال،

فكان فيما حدثنا قال ياتى وهو محرم عليه ان يدخل نقابالمدينه فينتهى الى بعض السباخ التى تلى المدينه فيخرج اليه يومئذ رجل هوخير الناس او من خير الناس فيقول له: اشهد انك الدجال الذى حدثنا رسول الله ﷺ حديثه فيقول الدجال ارايتم ان قتلت هذا ثم احييته اتشكون فى الامر فيقولون لا قال فيقتله ثم يحييه فيقول: حين يحييه والله ما كنت قط اشد بصيرة منى الآن قال فيريد الدجال ان يقتله فلا يسلط»»۔

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے بارہ میں ایک لمبی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ دجال کی آمد اس حال میں ہوگی کہ اس کے لئے مدینہ میں داخلہ ممنوع ہوگا. وہ مدینہ کے مضافات تک محدود رہے گا. اسی اثناء اس کے پاس ایک بہترین انسان آئے گا. اور کہے گا''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتا کر دنیا سے رخصت ہوئے تھے'' تو دجال لوگوں سے کہے گا کہ کیا خیال ہے اگر میں اسکو قتل کروں پھر زندہ کروں؟ اسکے بعد تو میری خدائی میں کوئی شک نہ رہے گا؟ لوگ کہیں گے جی بالکل کوئی شک نہ رہے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دجال اسے قتل کردے گا، پھر اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ زندہ ہوتے ہی وہ آدمی کہے گا، اللہ کی قسم! اب تو مجھے یقین ہو

چکا ہے کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے ۔(اس بات پر) دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا، مگر ایسا کرنہ سکے گا۔

(صحیح مسلم : 2938)

اس حدیث پر ہادی صاحب نے تین علمی اور ایک عقلی اعتراض وارد کیا ہے۔

اعتراض (۱)

''درج بالا روایت میں ایک راوی ابراہیم بن سعد ہے۔

''عبدالله بن احمد سمعت ابی یقول ذکر عند یحی بن ععقیل وابراهیم''

''عبداللہ بن احمد اپنے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یحیی بن سعید کے ہاں ''عقیل وابراہیم'' کا ذکر کیا گیا وہ دونوں کو ضعیف سمجھتے تھے اور کہتے عقیل وابراہیم یعنی انکی روایات کو صحیح نہ سمجھتے تھے''

(دجال کے کارنامے:۱)

جواب:

ہادی صاحب ﴿ افتومنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض ﴾ کے صحیح مصداق ہیں، جناب نے آدھا قول نقل کیا اور آدھا ڈکار گئے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے قول کے آخر میں ہے:

''ان هولاء ثقات لم یخبرهما یحی''

''یہ راوی ثقہ ہیں، یحیی (بن سعید القطان) ان کی پرکھ نہیں کر سکے''

(کتاب الضعفاء للعقیلی ت: 55 سنده صحیح)

اعتراض (2)

''ابن عدی نے اسکی زھری سے چند روایات کوغرائب میں شمار کیا ہے''

جواب:

فن حدیث سے بے خبری کہئے یا بینائی کا قصور

جناب یہ روایت زھری سے نہیں صالح سے ہے.سند دیکھئے:

''حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب''

اعتراض(۳)

''ابراہیم بن سعد باجے کے ساتھ گانے کو جائز سمجھتا تھا''

(میزان الاعتدال 32:1)

جائزہ:

یہ قول تاریخ بغداد للخطیب (6:106)میں ہے۔اس کی سند'' ضعیف'' ہے۔ اس میں عبیداللہ بن سعید بن کثیر جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ضعیف''اور غیر معتبر ہے۔

(ا)امام ابن عدی رحمہ اللہ اس کی بیان کردہ دوحدیثوں پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' کلا الحدیثین یرویه عنه ابنه عبیدالله لعل البلاء من عبیدالله ''

دونوں حدیثیں (سعید بن کثیر) سے اس کا بیٹا عبیداللہ بیان کرتا ہے۔اور شاید مصیبت عبیداللہ کی وجہ سے ہے۔

(' الکامل فی ضعفاء الرجال 475:4)

(۲)امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یروی عن ابیه عن الثقات الاشیاء المقلوبات لا یشبه حدیثه حدیث الثقات''

''اپنے باپ اور دوسرے ثقات سے الٹی سیدھی روایات بیان کرتا ہے،اس کی حدیث ثقات کی حدیث جیسی نہیں ہے۔''

(المجروحین 76:6ت 615)

(۳) حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:'' تکلم فیه''

(المجروحین6:76ت615)

لیجئے جناب گانے والا الزام بھی ختم ہوا۔یہ تو تھی موصوف کی ابراہیم بن سعد پر پیش کردہ جرح،جس کا حال آپ نے ملاحظہ فرمایا۔اب ایک نظر ادھر بھی

توثیق ابراہیم بن سعد:

(۱)احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان هولاء ثقات لم يخبرهما يحى''

''یہ راوی ثقہ ہیں یحیی ان کو پرکھ نہیں سکے''

(کتاب الضعفاء للعقیلی 1:6 ت 55سنده صحیح)

(۲) عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں: میں نے یحیٰ بن سعید القطان سے سوال کیا کہ زہری سے روایت کرنے میں،لیث اچھا ہے یا ابراہیم بن سعد۔؟تو فرمایا:

''کلاهما ثقتان۔''

(الکامل فی ضعفاء الرجال140:4سنده صحیح)

(۳)مام بخاری رحمہ اللہ صحیح میں اس سے روایت لائے ہیں۔(23،51،64وغیرہ)

(۴)امام ابن حبان رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''من متقنی اهل الحدیث المدينة وساذأتهم۔

(مشاهير علماء الامصار واعلام فقهاء الاقطار1:225)

(۵) امام ابن عدی رحمہ اللہ:

''من ثقات المسلمين''

(الكامل فى ضعفاء الرجال1:403)

(٦) ابن سعد رحمہ اللہ:

''وكان ثقة كثير الحديث''

(طبقات كبرى 7:332)

(٧) حافظ ذھبی رحمہ اللہ: ''وكان من علماء الثقات''

(تاريخ اسلام4 :79)

(٨) ابن حجر رحمہ اللہ:

''ثقة حجة تُكُلِّم فيه بلا قادح''

(تقريب التهذيب1:89)

ایسا گولڈن راوی اور اسے ''ضعیف'' باور کروایا جارہا ہے۔

؎ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

طرہ یہ کہ اس روایت کے بیان کرنے میں ابراہیم بن سعد منفرد بھی نہیں، بلکہ کبار ائمہ نے ان کی متابعت کر رکھی ہے۔

جیسا کہ :

(١) امام عبدالرزاق بن همام صنعانى

(السنة لابن ابى عاصم :390، الفتن لنعيم بن حماد :1583)

(٢) امام ليث بن سعد

(صحيح البخارى :1882)

(٣) ابو اليمان

(صحیح البخاری :7132)

اعتراض:

''اس کا ایک راوی زہری ہے جو باوجود ثقہ ہونے کے مدلس ہے ''

جواب:

معلوم نہیں ہادی صاحب ہدایت سے اتنے دور کیوں ہیں۔؟ یہاں تو زہری نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، سند دیکھئے:

''حدثنا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة ''

ہوسکتا ہے جناب ''اخبرنی'' کو صیغہ تدلیس سمجھتے ہوں۔؟

عقلی اعتراض:

ہادی صاحب لکھتے ہیں:

کیا کوئی جادوگر جھوٹا الہ کسی کو مار کر زندہ کرسکتا ہے۔؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الله الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شئی سبحنه وتعالی عما یشرکون﴾

''اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا، تم کو رزق دیا، تمہیں مارے گا، پھر زندہ

کرے گا۔ بھلاتمہارے شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جوان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔؟ وہ پاک ہے، اور اس کی شان ان شریکوں سے بلند ہے۔''

(روم: ۴۰)

درج بالا آیت میں تمام مخلوق میں سے کسی کو زندہ کرنے کی نفی کی گئی ہے اس لیے دجال کے اس کام پر یقین رکھنا کفر ہے ایسا دجال نہ دنیا میں کبھی آیا ہے نہ آئے گا۔ اگر یہ کہا جائے (کہ عیسی علیہ السلام بھی مردوں کو زندہ کرلیا کرتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے) عیسی علیہ السلام صرف سبب تھے زندہ کرنے والا صرف اللہ ہی تھا۔خرق عادت واقعہ میں نبی سبب ہوا کرتا ہے مجازی طور پر وہ کام اس سے منسوب ہوتا ہے۔۔۔الخ

چند سطور بعد لکھا ہے:

''یہی خرق عادت معجزہ نبی کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اس میں فاعل اللہ ہوتا ہے۔ اب اگر دجال بھی اللہ کے اذن سے کرے گا تو بتائیے نبی اور دجال میں کیا فرق رہا حق و باطل میں کیا تمیز رہی''

(کارنامے :۳)

جواب:

کتنی جسارت ہے کہ حدیث کو ٹھکرایا جا رہا ہے، وہ بھی ایک شیطانی وسوسے کی بنا پر حالانکہ قرآن مجید نے وضاحت کر دی کہ عیسی ابن مریم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے اذن سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے، یہ آپ کا معجزہ تھا،اور دجال کا ایسا کرنا بطور استدراج ہو گا۔ یہ بات اہل سنت کے عقیدے میں شامل ہے کہ خارق عادت امور کسی گمراہ کے ہاتھوں بھی سرزد ہو سکتے ہیں۔مگر اسے معجزہ نہیں استدراج (اللہ کی طرف سے ایک

مہلت) کہا جائے گا۔ جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ تَعَالَى فِى وصف المغترين: ﴿قل هل ننبئكم بالأخسرين أعمالا الَّذين ضل سَعْيِمْ فِى الْحَيَاة الدُّنْيَا وهم يحسبون أَنهم يحسنون صنعا﴾وَهَؤُلَاء إِذا انْكَشَفَ الغطاء وَثبتت حقائق الْأُمُور علمُوا انهم لم يَكُونُوا على شَيْء﴿ وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون ﴾وَفِى اثر مَعْرُوف ««إِذا رَأَيْت الله سُبْحَانَهُ يزيدك من نعْمَة وَأَنت مُقيم عل مَعْصِيَته فأحذره فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَا ج يستدرجك بِهِ »»وَشَاهد هَذَا فِى الْقُرْآن فِى قَوْله تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا نسوا مَا ذكرُوا بِهِ فتحنا عَلَيْهِم أبوب كل شَيْء حَتَّى إِذا فرحوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَة فَهم مبلسون﴾

''مالک کائنات فریب خوردہ لوگوں کے اوصاف کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں: کہہ دیجئے!'' کیا ہم آپ کو میدان عمل میں خسارہ پانے والوں کی بابت خبر نہ دیں۔؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوششیں دنیاوی زندگی میں رائیگاں ہوگئیں اور بزعم خود یہ بہت اچھے (اعمال) کر رہے ہیں''

جب حقائق سے پردے اٹھیں گے، تو فریب زدہ انسان جان لیں گے کہ وہ (خیر) پرنہیں تھے۔'' اور اللہ کی طرف سے ان کے ایسے اعمال سامنے لائے جائیں گے جن کا وہ خیال بھی نہیں کرتے تھے'' اور ایک معروف اثر

میں ہے ''جب آپ دیکھیں کہ معصیات کے باوجود اللہ آپ کو نعمتوں سے نوازرہے ہیں تو ڈر جایئے! کیوں کہ یہ استدراج (ڈھیل) ہے۔ جو اللہ نے آپ کو دے رکھی ہے۔''

اس حدیث کا شاہد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''جب (گنہگار) ہماری طرف سے نازل کردہ نصیحتوں کو بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ انعامات کی خوشی میں ہوں گے کہ اچانک ہم ان کو پکڑ لیں گے۔اور وہ حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

(الروح 240:1)

قرآن کی اس آیت میں وضاحت موجود ہے کہ نافرمانوں پر بھی ہر چیز کھول دی جاتی ہے۔ ہر چیز میں خارق عادت امور بھی آتے ہیں، خدا ہمیں حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام: ابوالوفا اثری